Date	No.	Date	No.

U 201

Title - MAJMUA QADRI

Creator - Shah, Ghulam Qadir.

Publisher - Rifa Aam (Lahore).

Date - 1914

Pages - 58.

Subjects - Tasawwuf.

هو الاول والآخر والظاهر والباطن

مجموعہ کتب متبرکہ تصنیف جناب غلام قادر شاہ صاحب شالوی قدس اللہ سرہ

رمز العشق

تحفۂ ہدایت

مجموعہ قادری

۱۳۱۹ء

مناقب شریف

حرفی ماہنجہ

حسب خواہش ارادتمندان طریقۂ قادریہ عالیہ فاضلیہ

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں

باہتمام مولوی عبدالحق صاحب منیجر کے چھپا

یا غوث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہی وہی نا دوجا کو
احد محمدؐ ایک پہچانوں
حمد کہوا ور بہت درود
اول آخر باطن ظاہر
انا من نورہ سنو بیان
سمجھ لیوا ور بوجھو بات
سمجھ بڈ بھائی اوسے مسلم
صلی اللہ علیہ و آلہ

پیر گھٹ ہو یا محمدؐ ہو
ایک ہی دیکھو ایک ہی جانوں
فہو الحامد و المحمود ۔
ناہیں اوس سوں کوئی باہر
والکل نوری دھرو دھیان
ایک ہی ذات ہی ایک ہی ذات
صلی اللہ علیہ وسلم
ومن اشتیاق بنور جمالہ

بیسما شیخی عبد القادر — نعم المولی نعم الناصر

فصل فی بیان الحقیقۃ اجمالاً

فاضل شاہ کا لے کر نام — سنو حقیقت کہے غلام
دل سوں سنوں حقیقت سارکے — ایک حقیقت سبھ موں سارے
آپ سنے اور آپ سناوے — کیا کہئے کچھ کہا نہ جاوے
وہی سمیع بصیر علیم — ناہیں اوسکا کوئی سہیم
کان ولم یک معہ شیئاً — وھو الآن کما کان کہیا
غیر کہاں ہے دیکھ پیارے — آپ ہی آپ ہے ہر ہر جارے

فصل فی بیان مراتب الوجوب والہا الاحدیت

جے تو چاہیں نور یقین — جان مراتب حق کے تین
اول کوں احدیت جان — جس کا ناہیں نام و نشان

اسم و صفت کا نا نہہ مقام　　ہے بیرنگ نرا کھے نام
نا تہہ ظہور و خفا کا طور　　سلب و ثبوت کا ناہیں تہور
مطلق ہے اطلاق سوں پاک　　ہو لایدرک بالادراک
غیب الغیب ہے غیب الغیب　　ناہیں اسموں شک اور ریب
وہم و خیال کی ناہیں جا　　بوجھا جانا کیوں کر جا
لیس ہُنالک انت ولاہو　　احدٌ صمدٌ لیسٌ سواہٗ

فصل فی بیان الوحدۃ والتعین الاول

وو جا وحدت جان پیارے　　پرگھٹ ہوئے حقائق سارے
مجمل مبہم نا نہہ مفصل　　اسکوں کہیں تعیّن اول
علم وجود اور نور شہود　　اس برزخ موں کیا نمود
یعنے آپ کو آپ پچھانا　　روشن ہوکر دیکھا جانا
اوّل ہوکر ہویا آخر　　باطن ہوکر ہویا ظاہر

سبھ اسما و صفات کمال ۔ ظاہر ہوئے علی الاجمال
اس برزخ کبری کا جان ۔ نام حقیقت احمدؐ جان
اصل الاصل محمدؐ جان ۔ سبھ کچھ اس سوں ہویا عیان
جے ناں ہوتا نور وجود ۔ اس آئینہ موں مشہود
کوئی نقش نہ ہوتا ظاہر ۔ وہو المرئی وہو الناظر
ھی احدی جمعی الشان ۔ فہو الآن کما ہو کان
ازلی ابدی نور قدیم ۔ فہو الاحمد لا بالمیم

فصل فی بیان الواحدیۃ والتعین الثانی

ینجا بوجھ تعین ثانی ۔ اس حضرت موں میر یجانی
ظاہر ہوئے مضمر سارے ۔ بہئے مفصل مجمل بیارے
سبھ اسما و صفات الٰہی ۔ پر گھٹ ہوئے تمام کماہی
یوہیں سبھ اسماء کیانی ۔ بیکر ظہور ہوئے نورانی

کثرت علمی ہوئی تمام   بالا اسما و بالا احکام
واجب ممکن سوں ممتاز   فقر و غنا اور ناز و نیاز
ہر ہر اسم وجوبی تابیں   مظہر کوئی خاص پہچانیں
اقدس فیض نے کیا جوش   بوجھ حقیقت ہو خاموش
اثر موثر خوب پہچان   حضرت اسما اور اعیان
ہر ہر شان موں ظہور نیارا   آن دوئی نے کیا پسارا
کیا کہتا ہوں ہیں بورانا   دوئی کہاں ہے سمجھ نادانا
اسم و صفت کے معنے جان   تا ہووے یہ رمز عیاں -
اسم و مسمیٰ جانو ایک   سمجھ لیئو اور بوجھو نیک
عین کہاں ہے آنکھاں کھولو   ایک ہی دیکھو ایک ہی بولو
صورت علمی ہے معدوم   عالم بیناں نہیں معلوم
ظاہر علم موں کیا نمود   عین موں تا ہیں اسکوں بود
ایک وجود ہی ایک وجود   منہ الفیض و منہ الجود -

وہو الواحد حقاً حقاً	تمت کلمۃ ربک صدقا

فصل فی بیان اتحاد الحقیقۃ و تعدد مراتب الظہور

کتنے کون یہ درجے تین — ایک حقیقت جان یقین
ہر درجے کا حکم پہچان — تا ہوویں توں ذوالعرفان
ہر درجے کا نام جدا ہے — ہر درجے کا کام جدا ہے
ہر ہر نام کے معنے اور — ہر معنے کا اور ہے طور
کہیں ہے اللہ کہیں رحمان — کہیں سلام کہیں سبحان
کہیں علیم سمیع بصیر — کہیں مرید کلیم قدیر
کہیں ہے ہادی کہیں غفار — کہیں مذل کہیں قہار
کہیں احد ہے کہیں احمدؐ ہے — کہیں ہے واحد کہیں محمدؐ
کہیں ہے شاہد کہیں مشہود — کہیں ہے حامد کہیں محمود
کہیں ہے عابد کہیں معبود — کہیں ہے ساجد کہیں مسجود

ہر ہر نام کا جانو شان	حفظ مراتب لازم جان
یہ جو تینوں ہوئے بیان	خاص وجوب قدم کی جان
ہے معبودی ان سوں خاص	کرو عبادت با اخلاص

فصل فی بیان مراتب الحدوث اولہا الروح

اور مراتب خلقی تین	بوجھ لیئو اور کرو یقین
اول حضرت روح پہچان	پاک لطیف منزہ جان
ناں اُس شکل نہ مادہ صورت	یعنے جو اسباب کدورت
ناہی روشن ناں تاریک	ناں وہ دور نہیں نزدیک
نا محدود نہیں متناہی	ناں معلوم بکنہ کماہی

فصل فی الایما الی الروح الروح

اوّل سرّ خدا کا ظاہر	ناہیں اُس سوں کوئی باہر

سبھ اسرار کا ہے وہ مخزن — سبھ انوار کا ہے وہ معدن
جامع مطلق نا نہہ مقید — یعنے ہے وہ نور محمدؐ
قلم الاعلے اُمّ کتاب — اِس حضرت کا جان خطاب
نور ہی اول ما خلق اللہ — منہہ بداء ما شا اللہ
سبھ ارواح خواص و عوام — پرگٹ اس سوں ہوئی تمام
کیا کروبی کیا جبروتی — کیا ملکوتی کیا ناسوتی
سبھ کچھ اس سوں ہوبا عیاں — فی الاعیان وفی الاکوان
علم موں ہے اعیان کا عین — عین موں ہی اکوان کا عین
وہی وہی ہی سبھ موں ظاہر — فہو الاول وہو الآخر

فصل فی بیان عالم المثال وانواعہ

دوجا عالم بوجھ مثال — اس برزخ کا نام خیال
سبھ ارواح و صفات معانی — صورت پکڑ ہوئے نورانی

لیکن با اشکال لطیفہ
نا نہہ مکدر نا نہہ کثیفہ

لاتتبعض لاتتجزے
لا کسراً لا قطعاً قطعا

ناں ٹوٹیں ناں توڑی جاویں
نا نہہ مریں ناں مارے جاویں

نا نہہ صحیح نہیں بیمار
نا ہیں سوویں نا بیدار

ناں کھانے پینے کا ہول
نا ہیں غابط نا ہیں بول

یعنے جو نقصان کا طور
نا ہیں اسکا ایہاں ٹھور

سبھ ہے یہ اجسام نورانی
نا نہہ زبانی نا نہہ مکانی

ظاہر حس سوں نا ہیں مدرک
نا ہیں اسموں ریب نہ شک

کر سینہ زنگار سوں صاف
تا توں دیکھیں سبھ اصناف

یہ برزخ دو قسم پہچان
مطلق اور مقید جان

جو ہے بیچ خیال انسانی
اسکوں جان مقید جانی

اس سوں باہر مطلق جان
ہر ہر آن موں ہر ہر شان

اور دو نوع عروج نزولے
سمجھ لیو مت کرو فضولے

ہر ہر کے احکام جدا ہیں — نام صفات مقام جدا ہیں
ہر موجود کوں اس برزخ موں — لا تحصی اشکال پچھانوں

فصل فی الاشارۃ الی لطیفۃ المثال الجامع

اصل اس کا ہے قلب محمدؐ — ناں ہے مطلق ناں نہ مقید
وہی وہی ہے دیکھ پچھانا — ناں کوا ور نہو بوڑا نا
وہی وہی ہے صورت معنے — وہی وہی ہے اسم مسمّٰی
وہو الاصل لکل مثالٍ — لیس لہ فی الکون مثالٍ

فصل فی عالم الاجسام واقسامہ

تیجا حضرت جسم یقین — وہو العرش الی الارضین
سبھ افلاک کواکب سارے — چار عناصر بوجھ پیارے
ساتوں ہیں طبقات زمین — اور مرکب جانو تین

اول کاہے کافی نام
دوجا بوجھ نباتی عام

تیجا دیکھ لیؤ حیوان
ہر ہر کے انواع پچھان

اینہاں سبھ اشکال نورانی
پھر لباس ہوئے ظلمانی

یعنے سبھ اسرار نہانی
ہوئے ہیں محسوس عیانی

فصل فی الرمز الی لطیفۃ الجسم المطلق

اصل اسکا ہے جسم محمدؐ
صلے اللہ علیہ و مجد

جامع مطلق نور النور
پر گھرٹ ہویا ہو مستور

ہر عالم موں ہے موجود
ہر مشہد موں ہے مشہود

فہوا لباطن وہوا المضمر
وہوا الظاہر فہوا المظہر

فصل فی بیان المرتبۃ الاخیرۃ الجامعۃ للمراتب کلہا

پیچھے سبھ کے میری جان
ستر خدا کا ہے انسان

صورت حق کی ہے مخلوق
ہم ہی عاشق ہم معشوق

سبھی کمال بوجہ کمال
بالتفصیل و بالاجمال

اس مظہر موں ظاہر خاص
خاص الخاص ہے خاص الخاص

یعنے سبھ اسماء الٰہی
ہر گھٹ اس موں ہوئے کمائی

سبھئے اسماء وصفات کیانی
اسموں ہوئے سبھ رخشائی

مظہر کامل نسخہ جامع
سر عمائی ہو یا لامع

ظاہر اس کا عبد پچھان
باطن اس کا حق کر جان

لا انا الا ہو فرمایا
لا ہو الا انا سنایا

عالم جسم مسولی جان
روح مصفیٰ ہے انسان

لولا آدم لمحی الرسم
لولا الروح لبطل الجسم

آخر سبھ کے بیچ نزول
اول سبھ کے ہو یا رسول

سبھ اکوان گوں ہے کالعین
بل ہم الانسان العین

عرش و فرش ہیں اسکے تابع
کل الکل ہے سب کا جامع

ہے وہ کل سبھی اجزا
ہر عالم کا وہی مدار
ساچ خلیفہ حق کا جان
سر خدا کا سر خدا
انا عرب بے عین کہایا
کنے سننے سوں ہے باہر
کیا کہتا ہوں میں بیہوش

جب وہ جاوے سب کچھ جا
دنیا عقبے کا سنگار
حق کر جانو حق کر مان
کیا کہئے کچھ کہا نہ جا
انا احمد بے میم سنایا
اول آخر باطن ظاہر
سنکر جانی ہو خاموش

فصل فی بیان المراد والمنع الزندقتہ والالحاد

سات مراتب بوجھ پیارے
ست گر سوں توں کر تحقیق
فرق اور جمع موں فرق پچھان
بوجھ لیو تنزیہ کوں خوب

ہر ہر کے ہیں حکم نیارے
ناں ہو ملحد ناں زندیق
پھر دونوں کوں ایک ہی جان
ناں ہو ملحد ناں محجوب

بھی تشبیہ کو جانوں نیک — پھر دونوں کو جانوں ایک

ظاہر موں ہے وحدت کثرت — باطن موں ہے کثرت وحدت

قادم وجوب کے سبھ اسماء — جانوں فاعل فی الاشیاء

ازلی ابدی ہیں درکار — نانہہ معطل نانہہ بیکار

اس مشہد موں ہے مسجود — فہو القاصد و المقصود

یوہیں سبھ اسماء کیانی — حادث جانو اور نقصانی

اس مظہر موں راکع ساجد — فہو الطالب و ہو العابد

بندے کا ہے طاعت کام — واعبد ربک سنو کلام

کرو عبادت دن اور رات — شرک اور شک سوں ہووے نجات

کرو عبادت شرع آئین — حاصل ہووے نور یقین

جبکوں ناہیں شرع گواہ — جانوں اسکو تم گمراہ

حق نے کہیا نور مبین — شرع کوں بیچ کتاب مبین

جسکوں حاصل ناں یہ نور — طبع و ہوا کا ہے مغرور

تاں ہو اُسکوں قربِ وصال ‏ ‏ ‏ شرع بنا ہے قرب محال

فصل فی بیان رمز خفی لاتعرفہ الا ولی صفی

رمز خفی اور سرّ نہاں ‏ ‏ ‏ کہتا ہوں میں سنتوں جان
اپنے آپ کوں خوب پچھان ‏ ‏ ‏ جے چاہیں حق کا عرفان
عرف النفس کوں بیشک دائم ‏ ‏ ‏ عرف اللہ جزا ہے لازم
یعنے ممکن ہے نابود ‏ ‏ ‏ تاں مشہود نہیں موجود
ظاہر علم موں ہے معلوم ‏ ‏ ‏ حضرت عین موں ہے معدوم
ناں نہ زمان مکان سوں کام ‏ ‏ ‏ ناں نہ نشان نہیں کچھ نام
ناں نہ اسکوں ذات و صفات ‏ ‏ ‏ تاں کچھ کام نہیں کچھ بات
لیس لہ فی الکون مجال ‏ ‏ ‏ لا فی الماضی لا فی الحال
صورت خیالی ہیں اعیان ‏ ‏ ‏ حق ہے ظاہر فی الاکوان
ایک ہی ذات تمام صفات ‏ ‏ ‏ اسکوں ثابت بے اثبات

ایک ہے ذات تمام اسما — اسکوں ثابت ہر ہر جا -
ایک ہے ذات سبھ اسکے نام — کہیں ہی خواجہ کہیں غلام
ناہیں تجھ کوں ذات وصفات — کون ہیں کیا ہیں کہہ رہے بات
عربی کیا کہتے ہیں خوش — ثبت عرشک ثم النقش
پھر اعیاں کی سنتوں بات — ان ھی الا کالمرات -
کیا کہئے اعیاں کی خوبی — سبھ اسماء وصفات وجوبی
روشن ہوئے ان موں صاف — با الآثار و بالاوصاف
یوں ہیں حق آئینہ جان — للأعیان بلا نقصان -
آپ ہی صورت آپ آئینا — اپنے آپ کوں آپ ہی بینا
انی انا اللہ بیچ قران — انی عبدہ لیئو مان -
حق ہے بیچ محمدؐ ظاہر — ہو با محمدؐ حق موں باہر
نا ہے بنا محمدؐ کوئی - — ہر ہر جا موں اوہی اوہی
ہر جا اُس کا نام نیارا — وہی وہی ہے پیو پیارا

کہیں ہے آدم کہیں ہے حوا ۔۔۔ کہیں ہے شیث کہیں ہے موسیٰ
کہیں ہے یوسف کہیں یعقوب ۔۔۔ کہیں شعیب کہیں ایوب
کہیں داؤد کہیں ذکریا ۔۔۔ کہیں ہے یحییٰ کہیں ہے عیسیٰ
کہیں عبداللہ کہیں محمد ۔۔۔ کہیں اسداللہ نور موید
کہیں حسن ہے کہیں حسین ۔۔۔ کہیں بتول نبی کا نین
کہیں سید محی الدین ۔ ۔۔۔ سر حقیقت نور یقین ۔
سبھی مظاہر اس سوں روشن ۔۔۔ آپ ہی ظاہر آپ موں روشن
احمد احمد ہے ہر جا ۔۔۔ کیا کہئے کچھ کہا نہ جا
ہے یہ سر خفی مکتوم ۔۔۔ محرم بن یاں نہ ہو معلوم
ناہیں محرم کوبن پیر ۔۔۔ پیر ہی پیر ہے پیر ہی پیر ۔

فی مدح الشیخ الاجل رضی اللہ عنہ

پیر ہمارا شاہ جیلانی ۔۔۔ جس کا ناہیں کوئی ثانی ۔

سرّ نبی کا نور علی کا — واقف راز خفی و جلی کا
امر اوس کا ہے امر اللہ — اسم اسکا ہے اسم اللہ
ذات صفات کا نا نہ بیان — فہو الجامع کل الشان
جد اپنی کا ہے وہ نائب — عقل اور فکر سوں ہی وہ غائب
دین نبی کا ان سوں روشن — قدم ان کا ہے سب کی گردن
سب ولیوں کا ہے سردار — غوث الاعظم قطب مدار
فرد لیس کمثلہ احد — بحر لیس لفضلہ امد
رضی اللہ تعالے عنہ — الحقنا بالرحمت معہ

فی مدح المرشد المولے شیخی و ابی قدس سرہ

دین دنی کا پشت پناہ — والی میرا افاضل شاہ
قطب حقیقت شمس یقین — نائب سید محی الدین
عارف کامل دل آگاہ — نور محمد ستر اللہ

اول آخر ظاہر باطن   ہاتھہ ہمارے اُسکا دامن
ناہیں اُس بن کوئی میرا   اُسکا ہوں میں اُسکا چیرا
نا نہہ کسو سوں مجھکوں کام   وہی ہے مولے وہی غلام

فی الخاتمہ

اپنے شہ کا لے کر نام   کیہا رمز العشق تمام
رمز العشق کوں جسنے جانا   بیشک حق کوں دیکھ پہچانا
حمد کہو اور بہت سلام   اول آخر نیک کلام
یارب صل علیہ و آلہ   واجعلنی فی حبہ و آلہ
الہم بنور جمالہ -   شرفنی بالحال و قالہ

تمام شد

یافتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمدؐ وآلہ اجمعین
یاشیخ عبد القادر شیئاً للہ باید دانست کہ حضرت وجود را کہ
حقیقۃ الحقائق ست سہ مرتبہ است کہ آنرا غیب سے نامند
اوّل مرتبہ احدیت کہ ذات بحت و ہستی صرف است کہ ادراک
آں محال و عجز ممکن است لایدرکہ الابصار عبارۃ واشارۃ را بدان
راہ نیست وعقل ووہم ازاں آگاہ نہ لہذا التفکر در ذات حق ممنوع
و نا مشروع ست دویم مرتبہ وحدت کہ مرتبہ اجمال صفاتست
بلے امتیاز بعضی از بعضی قابلیۃ محض ست کہ معبر بحقیقۃ
محمدیہ ست و برزخ میان احدیت وواحدیت
سویم مرتبہ واحدیت کہ مرتبہ تفصیل صفاتست با متیاز

ہمہ صفات از دیگران و اینمرتبہ الوہیت است کہ جامع
جمیع مراتب کمال است از جلال و جمال و این سہ
مراتب وجوب و قدم ست و معبودیتہ و مسجودیتہ خاصہ
اینمرتبہ است نقصان و امکان و محدودیتہ و محصوریتہ
را درآنجا مدخلی نیست و این سہ مرتبہ را مراتب داخلی
حق مے نامند۔ و سہ مراتب دیگر است کہ وجود مطلق
بصور اعیان کہ حقائق اشیا کونیہ مجردہ و بسیط
و مرکبہ و جسمانیہ عبارت از انست ظاہر شدہ
و بلباس ہر یکے برنگے دیگر ظہور فرمودہ اوّل
مرتبہ ارواح است کہ جواہر لطیفہ اند و قابل تصویر
و ترکیب و تبعیض نیستند و اینمرتبہ شامل عقول
و ملائکہ و ارواح ناطقہ و منطبعہ است دویم مرتبہ
مثال کہ درین عالم ارواح بصور لطیفہ ظاہر شدہ اند کہ قابل

تجزی و تبعیض نپذیرند و این را عالم خیال نامند که شامل است خیال منفصل و خیال متصل را که متخیله انسانی ست سوم مرتبہ جسم که جواہر کثیفه عناصر و مرکبات عبارت از انست و این منقسم است بجسم کانی و نباتی و حیوانی و انسان آخر مرتبہ ظهور است که جامع جمیع مراتب است و مظہر ہمہ و بعد ازین مرتبہ ظہور نیست الشی اذا کمل حدہ انقلب ضدہ چنانچہ در مراتب قدم بعد مرتبہ ذاتست در مراتب حدوث ظہور مرتبہ ذات بعد اوست پس سالک را باید که این مراتب را نیکو فہمیدہ اعتقاد نماید با عتبار حقیقت جز یکے نیست و غیریت محض اعتبار است و با عتبار ظہور آنحقیقت غیریت با عتبار تعینات نفس الامریست و ہم محض نیست پس حفظ مراتب را از دست ندہد در مراتب حدوث و امکان

عابدیتہ و ساجدیتہ و نقصان و تناہی را ملاحظہ نماید و در
مراتب وجوب معبودیتہ و مسجودیتہ و کمال را لازم شناسد
و داند کہ بندہ ہرچند بکمال حقیقی رسد و متصف بصفات
حقانی گردد خدا نمیشود بدرجہ الوہیتہ و ربوبیتہ نمیرسد۔
اَلْعَبْدُ عَبْدٌ و اِن ترقی و خدا اگرچہ در مرتبہ ظہور آخیر کہ انسانست
ظاہر باشد بندہ نمیشود و بعبودیتہ و نقصان نمیرسد
الرب رب و ان تنزل پس مے باید کہ مرتبہ بطون و ظہور
از دست ندہد و ہر چیز را عین او داند و غیریت و دوئی
را آنقدر بردارد کہ توجیہ ہم منتفی شود تا استیلا ہستی
حقانی بمرتبہ ظہور باید کہ از شعور بے شعوری ہم بے
شعور گردد تا الآن کما کان متحقق شود و حفظ احکام شرعی
را لازم و واجب داند تا آنکہ تعین انسانی باقی ست
لازمہ او تکلیف شرعی ست ساقط نمی شود مدار

تکلیف بر عقل ست اگر عقل در مقام سکر از میان
برخیزد معاف و معذور ست احمد آنا گم نگردی ہوشدار
پس سالک را باید کہ ہر دو ضد را یعنے عینیت و غیریت
را بر مرتبہ خود دارد و در بحر وحدت آنقدر غوطہ زند کہ از
مائی و توئی اثرے نماند عینیۃ و غیریۃ ہر دو برخیزد خدائے
و بندگی را جائے نماند ست باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ
اوست بلکہ اوی ہم از میان بردارد الفقر اذا اتم فہو اللہ
انیست باید دانست کہ حضرت نبوۃ در رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہمہ مراتب ظہور ست انا من نور اللہ
والخلق کلہم من نوری حقیقتہ او کہ وحدت ست مظہر احدیت
است و واحدیت مظہر وحدت و روح مطہر او در عالم
ظہور مظہر احدیت و قلب صافی او مظہر وحدت و جسم
شریف او مظہر واحدیت ست و این سہ مراتب داخلی حضرت

رسالت پناہی ست عالم ارواح مظہر روح مظہر اوست
وعالم مثال مظہر قلب ظاہر او وعالم اجسام مظہر جسم
نفیس اوست پس ملاحظہ ومراقبہ وحدت بواسطہ
مرشد کامل تحقیق نمودہ مشغول باید شد خواہ بسریان ہستی
مطلق در ہمہ اشیا خواہ بظہور حقیقتہ محمدی در ہمہ مظاہر
انا احمد بلا میم اشارۃ باین ست ؎ ہر جا کہ بنگری ہمہ
نور محمد ست ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئی
علیم اللہم وفقنا لما تحب وترضی وارزقنا متابعتہ محمد ن
المصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم باید دانست
کہ حضرت وجود من حیث ہو ہو از ہمہ نعوت وصفات مبراست
واز ہمہ قیود واضافات معرا لا یحکم علیہ بصفتہ ا دعدمیتہ وجودیتہ
وجوبیتہ او امکانیتہ ونمیتوان گفت کہ مطلق ست بلکہ از
اطلاق ہم مقدس ست عبارت واشارۃ را بدو راہ نیست

وفہم وعقل ازو آگاہ نہ و اتصاف او بصفات بسبب ظہور
اوست در مراتب پس در مراتب وجوب موصوف بصفات
وجوبی ست و در مراتب امکان متصف باعتبارات امکانی
چنانچہ بعضے از اکابر در مبشرہ از جناب سید عرفا فخر الانبیا
سوال نمودہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما تقول فی
قول ابن العربی انہ قال الوجود فی القدیم قدیمٌ وفی الحادث
حادثٌ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الامر کما کتب پس
در مرتبہ ذات بحت اطلاق اسم احدیۃ و اثبات صفتہ
تنزہ و تقدس نیز از عجز امکان و ضیق عبارت ست
والا در حقیقتہ معدود از مراتب نیست و لیودن او در مراتب
از سبب ظہور تعین اول وحدتست کہ برزخ کبری ست
و واسطہ ظہور احدیتہ و منشا واحدیۃ است پس بدان کہ
وحدت ہماں احدیتہ است کہ بعروض ظہور صفات بر سبیل

جملیہ وکلیہ متعین شدہ و واحدیۃ ہماں وحدت است
کہ مخلوق صفتہ تفصیل وانتیاز صفات وجوبیہ بعضی از بعضے
کہ حقایق آلہیہ اند و تمیز وانفراد صفات کونیہ بعضی از بعضی
کہ حقایق کونیہ اند متعین گردیدہ و چوں اعیان ثابتہ کہ حقایق
اشیائید مظاہر حقایق آلہیۃ اند وناشی از اں پس صفات و
جوبیہ را فاعل وصفات کونیہ را منفعل خوانند و در حقیقتہ ہماں
وجود است کہ بوصف فعل و انفعال ظہور فرمودہ در ایں حضرت
حضرت امکان کہ حقایق اشیا است در مرتبہ علم تعین یافتہ
و بہ تفصیل جمیل ہر عینی از عینی ممتاز و منفرد گشتہ مانند اعیان
روحیہ ومثالیہ وجسمیہ فلکیہ وعنصریہ ومرکبیہ الیٰ ما شاء اللہ
وچوں خواست کہ اظہار آنہا در عین خارج و وجود شہادی
فرماید وآں صور علمیہ را کہ بوئے از وجود خارجی بمشام
آنہا نرسیدہ ونخواہد رسید و در علم قدیم آلان کما کان

مبطون ومکمون اند ظاہر و باہر نماید کہ بعقول وخیال وحس
مدرک ومتخیل ومحسوس شوند خود بالبسۂ صور آن اعیان
در عوالم ارواح ومثال واجسام تجلی فرمود زیرا کہ
وجود غیر ممتنع و محال است چنانچہ خود فرمودہ کان اللہ
ولم یکن معہ شیئ بود اللہ ونبود با او ہیچ موجودے ونیز فرمودہ
الآن کما کان حالا ہم چنانست کہ بود بہراں وحدت صرف
پس اگر وجود اشیا غیر حقیقی بودے الآن کما کان چگونہ
درست شود بلکہ در حین ظہور مخلوقات کہ الان ست بران
وحدت نماند زیرا کہ با او غیر موجود شد پس محقق گردید کہ
با او غیر حقیقی نیست الآن کما کان و ہماں وجود بصورت
ہمہ اشیا جلوہ گر شدہ ے کجا غیر کو غیر کو نقش غیر ؛ سوا اللہ
واللہ ما فی الوجود ہمو نیست کہ بعد ظہور بلباس صفات
روحیہ مسمی ست بروح و پس از تلبس بنعوت مثالیہ موسوم

بمثال شد و بعد از تعین بقیود جسمیہ مشہود بجسم گردید
پس موجود نیست مگر ذات واحد و اطلاق وجود بر اعیان
از روئے مجاز ست چہ ظہور آثار و احکام آنہا در مرآۃ
وجود حق مقتضے اطلاق وجود و ہستی عاریتی بر آنہا شدہ
و نظیر ایں آنست کہ شخصے خواست کہ خانہ بنا سازد و اولاً
در خیال خود صورۃ آنرا بہ تفصیل حیطاں و سقوف و ابواب
و اساطین مقرر و معین بینماید بحیثیتے کہ ہیچ نقصانے و خللے
در آں باقی نماند و بعد ازاں آں صور خیالیہ را خواست کہ
در خارج ظاہر سازد و ظہور آں صور علمیہ در خارج بذات
خود مستحیل است چنانچہ مخفی نیست پس لابد خشتہا و چوبہا را بلوازم
آنہا بر آں صورۃ متخیلہ ترتیب مے دہد و میگوید کہ آں خانہ کہ
من میخواستم بناء آں ہمیں است و حالانکہ آں صورت معلومہ
بدستور بذہن او قائم است و اصلاً در خارج ظہور

نخواہد گرفت لیکن در ایں صورۃ غیر حقیقی موجودست کہ بصورۃ
خانہ بر آمدہ و در ما نحن فیہ غیر منفی ست ہماں وجود بذات
خود بہ پیرایہہائے مختلف ظاہر میشود ہماں اول است با
عتبارہ علم و آخر ست باعتبارہ ظہور در عین آول ست باعتبار
اطلاق و آخر ست باعتبار تقیدے چشم بکشا کہ جلوۂ دلدار بر
متجلے ست از در و دیوارہا مافی الوجود الاعینہٗ واحد لا الہ الا ہو
ہو ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم الخلق معقولٌ والحق
محسوس فقد تمت ہذاہ النسخۃ الشریفۃ من تصنیف قطب
وقتہ وحید عصرہ بل قدمہ علی قدم غوث الثقلین ومحبوب الالہ
مولانا وہادینا حضرت غلام قادر شاہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
وارضاہ عن جمیع المریدین۔

تمام شد

حق حق حق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف آپے ہی کھولکے جان میری راز عشقدا کیوں چھپاوناہیں
بھانبڑ بال کے برہوں اولڑیدا جال جال کے پھیر بجھاوناہیں
ملکھ کھول کے جگ حیران کیتو نالے آپے ہی یہ سمجھاوناہیں
ہائے کون کہے تینوں صاحباوے صاحب ہو غلام کہاوناہیں

ماہیّے

آپے کھولکے راز سنائی نساں وچہ لوکاندی سارے
اگا پچھا کجھ نہ ڈٹھا جاں دتے عشق ہلارے
اساڈے آکھے کی ہندا اڑیا اسیں بھی عشقدے مارے
ہائے غلام مرید ہیرانداکیہے پائی عشق پوارے

ب برہوں نے بہت حیران کیتی مینوں مول آرام نہ آوندا ہے
ات گندیاں تاریاں بیت دی ہے دینہہ پاوندی ہونسیاں جاوندا ہے
ہائے دور نہیں تاہیں ٹول لہاں وچہ سینہ دے کاتیاں لاوندا ہے
کدے مولوں ہی مارگواوندا ہے کدی موئی نوں آن جلاوندا ہے

ماہنجہ

برہوں مینوں مارگوایا تے میرا کجھ نا رہیا
نین میرے چاپانی ڈوبے تے سینہ اگ پے بٹریا
اجے بھی برہوں خیال نہ چھڈدا میں کس پھیری نوں بھریا
کہے غلام مرید میراں دا جو لکھیا سو بھریا

ت تینوں ہی میں تحقیق کیتا و ہم غیر دا چا اٹھائے دتا
دن رات تیرے ول ویکھنی ہاں میں تاں ہور خیال گوائے دتا
قربان صدقڑے نہ تھوں ہاں جن پھوک حجاب جلائے دتا
جو دیکھناسی سو دیکھیائے ڈناجو سنا وناسی سو سنائے دتا

ماہنجہ

اکھیں کھولاں تے باہر ڈسے جاں میٹاں وچ سینے
برہوں ستائی ہیں کملی کیتی تے حسن بٹھیہ نا بینے
ہیں تاں وچ گھر دیو ڈھاتے جاندے لوک مدینے
کہے غلام فرید میراں دا وچ دلڑے سبہ خزینے

ث ثابت ہو جیو جان کھوں تاں قول مترائدے پالنی ہاں
ث اوٹھ کے بیلڑے چیرنی ہاں بہہ بوٹڑا بوٹڑا بھالنی ہاں
بن ویکھنے مکھڑے جانیاندی ہیں تاں ہور نہ کجھ سمہالنی ہاں
ہائے پیت دی ریت اولڑی ہے پھیر پھیر جلی ہیں جالنی ہاں

ماہنجہ

بھنی بھنی ہیں تپن ونجاں تے ڈھونڈاں یار متوالا
بھا بٹرہاں کے وچ سینہ دے ہیں کیتا تن من کالا
بلبل طرح تے پلپل جیواں اس برہوں دا راہ نرالا

کہے غلام مرید میراں دا بینوں اوکھا راہ سوکھا لا

ج جذب جمال محبوب دے لنے سانوں چائے کے مست الست کیتا
ملک عقل شعور دا لٹ لیتا سبھ اپنا ہی بند و بست کیتا
کنگال بر مہو ندا دہائے کے آپیا و ہم غیر دا ہار کے پست کیتا
ہائے ہائے میں کجھ نہ جاندی سہاں ہوئی گئی نوں پھیر کیوں ہست کیتا

ماہیا

اکو جھاتی پائیکے اڑیا میتوں کیتا عقل شعوروں خالی
چنگ پئی وچہ چولی میری ہیں کوکاں جالی جالی
لٹاں پٹاں تے لہو روواں جیوں رونی ہیر سیالی
کہے غلام مرید میراں دا ایہو عشق دی چالی

ح حال حقیقت دو ستا ندی توں نے آپے ہی خوب چھپا نناہیں
بن لکھیاں ہی توں تی باچناہیں بن آکھیاں ہی توں تے جانناہیں
جال بال کے حال نہ پچھناہیں جان بجھ کے ہائے رنجانناہیں

آپے موہ کے جیوہ نمانڑے نوں پھیر وونتیاں نال توں ماتناہیں

ماہنجہ

رانجھن نال میں سُتی آہی جاں جاگی تاں لٹی
چھیجوں جاک کے برہوں ستانی میں وچہ جھلا نیدے سُٹی
رات دیہیں میں پھِراں دیوانی تے روندیاں روندیاں مُٹھی
کہے غلام جاں رانجھن ڈھٹا تے ہیر عذابوں چھٹی

سخن خبر کرو میرے جانیاں نوں میں نے برہوں ستانی نے مارسٹی
میں تے نہ لوں کجھ نہ جاندی ساں تساں اچن اچیتڑی آن لُٹی
ہن سِکدیاں جگ بیت گیو ہائے روندیاں روندیاں بہت مُٹھی
کوئی جائے کہو میری جانیاں نوں راہ دیکھدیاں میری جندڑی ٹُٹی

ماہنجہ

میں کی آکھاں اوہ آپے جانے جن لائی برہوں چاتی
تن من بال کے کولے کیتا تے اجے بھی اک نچاتی

ایہہ جا بولن دی ناہیں اڑیا اتھے جل بل لئے چھاتی
کہے غلام ایہہ سوئی جانے جس لگے برہوندی کاتی

ڈال دور نہیں تا ئیں ڈھونڈ بیہاں توں تے پاسی ہی مول ندساہیں
کٹی بھیس وٹا کے آونا ہیں چھپ لک کے جیوڑا کسناہیں ۔
کوہ موہ کے جیو نمانڑے نوں پھیر سینہ دبوچہ ہی وسناہیں
ہائے مہر نہیں تینوں سجنا وے کدی گھونگٹ کھول نہ ہسناہیں

ماہنجہ

ہائے ہائے کی آکھاں اڑیا ایہہ گل آکھن دی ناہیں
وچہ سینہ دے بھانبڑ بلدے تے نکلن ٹھنڈیاں آہیں
دلبر تیرا وچہ دل دے وسے توں باہر لہیں سو آہیں
کہے غلام مرید میراں دا بن رانجھن مجہے ناہیں

ذال ذکر تسا ڈرے نام دی جی میں نتے رات دہیں پئی بولنی ہاں
لکھ لکھ داری جند مٹھڑی نوں تیرے مٹھڑے نام تھوں گھولنی ہاں

باجھ ویکھنے مکھ تساڈڑے دے نیں تاں اکھیاں مول نہ کھولنی ہاں
تینوں ویکھنی ہاں تینوں جانی ہاں تینوں بولنی ہاں تینوں ٹولنی ہاں

ماہئیے

یاد تساڈی میرے دل وچ وسے میتھوں دوجی سرت لکائی
پٹدیاں پٹدیاں میں مر چکی تساں جھاتی اک نہ پائی
راہ تساڈا میں ملکے بیٹھی تے اکھیاں تاڑی لائی
کہے غلام میں مرساں ایتھے تارا نجھن وی دیکھائی

زار روندیاں روندیاں عمر گئی اجے اکھیاں باز نہ آوندیاں ہیں
پیت لا ٹیکے نال گماندیاں دے دہیں راتی ہی نیر وہاوندیاں ہیں
انگیارے وانگوں لعل ہوئے گئے جی رو رو کے اگ بجھاوندیاں ہیں
وہدی عشق دے مول نہ بجھدی ہیں پھیرا بہتا ہی کیتا پاوندیاں ہیں

ماہئیے

روندیاں روندیاں تن من کھویا تے اجے بھی یار نہ ڈٹھا

برہوں قصائی تے جیونمانا ویہہ لتاں گل گھٹھا۔
اچن اچیتے پائے پھلاوہ اس ظالم نے مُٹھا۔
کہے غلام حسن ملسی رانجھن جاں شاہ جیلانی تُٹھا

زر زور نہیں جنہوں چلیندا راہ عشق دا بہت اولڑا ہے۔
نالے کالڑی رات ڈراودی ہے وچہ بیلڑے جیو اکلڑا ہے
اوکھی ویلڑے داکوئی یار ناہیں ہتھ وچہ نہ ملسے داچھلڑا ہے
جیو وتیاں ہی بن آوندی ہے جیو وتیاں کم سولڑا ہے۔

ماہنجھ

ہیں ہاں ہینی بہت دی ٹھٹی تے برہوں بہت ستایا
راہ اونے تے پیر نہ چلے ہوہ ترنا جیو نمانا
ناہیں اگے تے ناہیں پچھے نا کجھ زور رہتانا
کہے غلام حسن نام میراندی ساڈا ناہیں تھانو ٹکانا

لس سینہ دیوچہ پیاو سدا ہے توں تے آکھ جیا کیوں رونا ہیں

مُٹھ لگ کے آپے ہی دو تیاں دے نِت رو لہو مکھ دھوناہیں
اکھیں کھول کے مول نہ ویکھدا ہیں کس نال وہیں راتیں سوناہیں
توں تے ہور پیا تیرا ہور ناہیں اویں اپنے آپ نوں کھوناہیں

ماہنجہ

آپے ہیر تے آپے رانجھن آپے جیونوں سلّے
آپے جھیں تے آپے ماہی آپے جھل ادّلے
آپے جھنگ تے تخت ہزارا آپے بیلے ملّے
کہے غلام ایہہ سوئی جانے جن پکڑے میر اندے پلّے

شش شوق تساڈڑے لٹی ہاں ہائیں رات دہیں تسانوں ہی سیونی ہاں
رُت بیٹھ کے نِت ویں اکھیاں ہتوں بہر پریم پیا لڑے پیونی ہاں
چولا پھاڑ کے ننگ ناموس والہ کدی بیٹھ کے مول نہ سیونی ہاں
تیرے باجھ نہ کجھ سمہالنی ہاں تیرے دیکھنے باجھ نہ جیونی ہاں

ماہنجہ

سُرمہ عشقدا پائیکے اکھیں کیتیاں تیز نگاہیں
بن دلبر دے کجھ ناڈٹھا کی جھیں کی ماہیں -
آپے عشق پواڑے پائے وچہ ہیر تے رانجھن ناہیں
کہے غلام مرید میراندا توں پورا سمجھ کداہیں

عشق صبر نہیں انہاں اکھیاں نوں ستنیاں جاگدیاں بیاں چلیاں باہر
باجہ ویکھنے مکھڑے جانیاں دے کسی ویلڑے مول نہ ٹھلدیاں ہیں
راہ ملکے یار دے آونے دا تاڑی لائیکے مول نہ ہلدیاں ہیں
آپے لائیکے پہیت اولڑی نوں میری جیو نمانے نوں سلدیاں ہیں

ماہنجہ

صبر تے عشق کی لگے اڑیا جبں گھر عشق دا پھیرا
نتر بھین نین جلن تے رو دن کیتا او تھے ڈیرا
عاشق دا کم جلن ہمیشہ نا کجھ جھگڑا جھیڑا
کہے غلام ایہہ سوئی جانے جنوں پایا عشقے گھیرا

ضؔ ضابطہ عشقد اجالنا ہے کئی تیر ے جیہے جال بال سٹے
توں تے کھڑے باغدی مولڑی ہیں تیتوں وڈے وڈیلڑی گال سٹے
گھول گھول سٹی برہوں تیر ے او توں تدہ مار تمام خیال سٹے
پھوک پھاک کے جند نمانڑی نوں سروں جک وگاہ جنجال سٹے

ماہنجہ

عشق کماون تے جیو جپاون کدی دی راس آوے
بھلوں جال کے جیو تیر بیٹوں برہوں اگ لگاوے
توں ہیں کھڑے باغدی مولی عشق وڈیاں نوں ڈھہ پاوے
کہے غلام حسن جیو گھسا یا سوئی عشق کماوے

طؔ طور نہیں میرے جیو لے دا انت نگاہ دیتوں لیس لاوندی ہو
حال ویکھے مول نہ پچھدی ہو بھر مٹھیاں لوں سہاوندے ہو
نال دوتیاں دے بہہ ہسدی ہو اساں ویکھدیاں شرماوندی ہو
وہیں تکدی ہاں رانئیں سکدی ہاں ہائے ہائے کدی نہیں آوندے ہو

ماہنجھ

عاشق دا کی جیون اڑیا جس تن ہے جیو ناہیں
دیکھے ناٹہہ تے اگیں جلدا مردا ویکھدا ہاں ہیں
پلپل مرے تے پلپل جیوے کٹھیا تیر لگا ہیں
کہے غلام نت جلدی عاشق جیوں ڈدن لگاکاہیں

ظاہر ہو ٹیکے چھپنا ہیں تیریاں لٹکاں واگجہ بیان ناہیں
کدی چھپ کے دکھیادناہیں تیری شان واگجہ نشان ناہیں
بن ویکھنے ہیں جل بجھی ہال [illegible] وی رہے جیان ناہیں
تہندی سکھ نہیں تی چین نہیں [illegible] آسان ناہیں

ماہنجھ

ڈہونڈ دیاں ہیں عمر گوائی تدوں سی اکے حاضر
چھپ کے آپے مکھ دیکھاویں تے چھپیں ہو کے ظاہر
سرت پئی پیے معلم ہویا توں سی اندر باہر۔

کہے غلام بیٹوں آپ دیکھایا سید عبد القادر

ع عین کھو موے غیر نہیں وہم عین توں غیر کھاوندا ہے
اس ویری نوں مار کے دور کرو نت کوڑی کھانی سناوندا ہے
اکھیں کھول کے اساں تحقیق کیتا اک ہو ئیکے دو دیکھاوندا ہے
اک حرف پریمدا سکھ لیو نہہ یار دا یار ملاوندا ہے

ماہیئے

آپے ہیر تے آپے رانجھا آپے سسی پنوں
آپے یوسف آپے زلیخا آپے لیلی مجنوں
آپے بھیس وٹا کے آوے تے لاوے بیتوں تنوں
کہے غلام تسیں اکو دیکھو ناں دو ٹیرے وانگوں

غ غور کرو وچہ اپنے ہی یار وچہ تساڈڑے وسدا ہے
تسیں جنگلیں جائیکے ڈھونڈدے ہو وچہ سینہ دی بیٹھا ادہ ہسدا ہے
وار وار رسٹی پیا اپنے تہوں راہ اپنا آپ ہی دسدا ہے

میں تاں دیکھ لیا تسیں دیکھ لیو روم روم دے وچ اوہ وسدا ہے

ماہنجہ

وچ جھلاں دے رانجھن ڈہونڈیں تنے ماریں ٹھنڈیاں آہیں
اودھر اودھر پھریں دیوانہ سمجھ نادان کدائیں
اندر وڑ کے ویہہ ٹٹولا تے رانجھن دیکھ آتاہیں
کہے غلام مرید میراں دا اوہو ہے توں ناہیں

ف فرو کیتی نہ یار دے تئیں باجھ یار دے کجھ سنجانتی ہاں
کھڑی کوکدی ہاں پئی بولنی ہاں دہیں ویکھنی ہاں راتیں جانتی ہاں
میں تاں یار تھوں مول نہ بھلنی ہاں لکھاں بھیساں وچ پچھانتی ہاں
نالے ویکھنی ہاں نالے بھجنی ہاں بچہ بچہ کے جیوڑ رسنجانتی ہاں

ماہنجہ

عشق تساڈے بھنوں محرم کہنا تے رہیا نا کجھ پردا
مکھ دکھا کے رانجھن والا بھنوں کیتا چا کے پردا

بن رانجھن ہیں کجھ ناں ڈٹھا تے ناں کجھ تینوں سردا
کہے غلام بن عاشق ہوباں واقف ناہیں گھر دا

ق قاعدہ عشق دا جا لنا ہے میرے یار دی کجھ تقصیر نہیں
کیجے عشق سے خوب پکاونے نوں بن جالنے کوئی تدبیر نہیں
برہوں جال کے پیو ملا ونڈ لیے ایتھے ونڈ یاری کھنڈ تے کھیر نہیں
جس لگدی ہے سوئی جاندا ہے بن گھا لگے ہاسے پیڑ نہیں

ماہنجہ

خام نوں برہوں آپ پکاوے اگیں دیوچہ سیکنے
پہلے چھلکے پھوک جلاوے سلے کبر تے کینے
اکھیں کھول کے پیو دیکھاوے جے سوہون نا بینے
کہے غلام بن نہ ڈھوئی کہیا یک بنی نے

کاف کون ہیں توں کی ڈھونڈدا ہیں کدی اپنا آپ پچھان میاں
کلمہ سکھ کے پاک رسول والا جیو جان نوں وار کے جان میاں

راز عشقدا کھل عیاں ہویا توں تے اکھیاں کھول سیاں میاں
آپے اپنے آپ نوں ڈھونڈدا ہیں توں تے کوئی نہیں درمیان میاں

ماہیّہ

دہیں روزہ تے راتیں جاگیں درد دلی پا دیں
فکر دھیان تے ذکر تصور ہر دم پیا کما دیں
کدی سنجاتا کون ہیں اڑیا تے کستوں اٹھ دھیا دیں
کہے غلام بن مرشد سچے توں ایویں عمر گوا دیں

لام لگ کے یہاں پیری تے بھانبڑ بال کے جیو جلا دتا
جال بال کے جیو نمانڑے نوں پھیر واؤ دے وچ اڈوا دتا
ساری عمر دے جھگڑیاں جھیڑیاں نوں اک گھڑی دے وچ مکا دتا
لکھ شکر کراں نہ اپنے ہتھوں جیو مار کے پیو ملا دتا۔

ماہیّہ

جس دل برہوں پھیرا پاوے بہلوں پھوک جلاوے

وہم خیال نوں مول بھُلیڈی تے نام نشان گواوے
اکھیں کھول کے پیو دیکھاوی تے راز تمام سناوے
کہے غلام بن عشقدی اڑیا ساڈے جھگڑے کون مکاوے

میم مست جمال محبوب دے لوں باجھ پیوے کجھ نہ سُجھدا ہے
ستیاں جاگدیاں ہویاں جیوندیاں نوں بن یار دے کجھ نہ بُجھدا ہے
ڈھنگ برہوں دا بہت اولڑا ہے نالے دیکھدا ہے نالے پُچھدا ہے
وھدے اگ دے سبھ جل بُجھدی ہیں دہدا عشقدا مول نہ بُجھدا ہے

ماہنجھ

زمین زماں تھوں اگے عاشق مست جمال دا آہے
بن محبوب دے کجھ نا دیکھن ایہہ کیہے پیا ہے پا ہے
دنیا عقبے تھوں باہر دسن نا ٹوٹے نالا ہے
کہے غلام مرید میراں وارب دیکو جس چاہے

ن نہہ نے مارگوا سُٹی پئی کونج وانگوں کرلادی حال

کدی چھپ کے مکھ دیکھاوندا ہے کدی دیکھدیاں مرجاونی ہاں
اک یار وی بے پرواہیا ندا دوجا دوتیاں دا غم کھاونی ہاں
میرے جیو بنید انگجہ ڈھنگ نہیں ہس ہس کے جیو گھماونی ہاں

ماہنجہ

عشق تھوں سبھو روندی آہے کیا وڈے کیا چھوٹے
جیونوں مار کے پرزے کر داتے تن دی ٹوٹے ٹوٹے
دین دُنی تھوں باہر سٹے برہوں بہلی چوٹے
کیے غلام مرید میراندا ایتھے جانیاون کھوٹے

وصل فراق تھوں چھٹی ہاں میں مینوں پیونے آپ سمہال لیا
باہوں پکڑ کے آپ ہی چک لیا پاس اپنے جاء بہال لیا
اکو جھاتڑی پا کے جانیاں نے ترت پھرت ہی جاں قمال لیا
نالے ہوش لیا نالے جوش لیا نالے ذوق لیا نالے حال لیا

ماہنجہ

وصل فراق دا اتھا نوں نہ اٹھیا جتھے عاشق وسدے
ناں اوہ مرن تے ناں اوہ جیون ناں روندے ناں ہسدے
نام نشان تھوں فارغ ہوئے تے حال مقام نہ کہندے
کہے غلام حسن عاشق ہویاں عاشق ہول نہ سدے

ہم ہجر فراق دا اتھا نوں نہیں تسیں وہم نے چاء خراب کیتے
اکھیں کھول کے مول نہ ویکھدی ہوا لیں روٹھکے دل بیتاب کیتے
اوہو وسدا اے جیہڑا ویکھدے ہو تساں عقل وچ ہوا حساب کیتے
آپے آپ بیان اسرار دے بھی سارے کھول کے وچ کتاب کیتے

ماہیہ

وحدت دے سمندر جیہڑے ڈوبے اوہ ہجر فراقوں چھٹے
جیوں قطرہ وچ دریا دے اڑیا ناں لبھے ناں ٹٹے
تسیں تے سبھے ذاتی آہے پر وہم خیال نے سٹے
کہے غلام مرید میراں دا موہنہ جھوٹے کوڑ نکھٹے

لام لائیکے لا سینہ صاف کرو الا اللہ دا فیض کمال دیکھو
وچہ ذات حبیب رسول دے جی الا اللہ دا حسن جمال دیکھو
انا احمد لا بالمیم ستھو ذات حق دی نوں فی الحال دیکھو
باجھ ذات محمد دے ہور نہیں ماضی حال تے استقبال دیکھو

ماہیا

لا الہ دا جھاڑو دیکے سینہ صاف بنا ڈھولا
الا اللہ دا ذکر تصور دل وچہ خوب ٹکا ڈھولا
پاک رسول محمد ہوتے بلبل سیس نوا ڈھولا
تکے غلام حسن کلمہ سکھیاں تیں ہوئی کدی شفا ڈھولا

الف آکھیکے شاہ لدھا دے جی میرے ونگڑے راہ آسان کیتے
سارے وہم خیال اٹھا دتے پاس بیٹھ کے بھیدیاں کیتے
اکھیں کھول کے ہو ویکھائے دتا سبھ راز نہاں عیاں کیتے
کھول کھول ہتھی فضل شاہ اونوں جیہدے واسطے ایڈا احسان کیتے

ماہنجہ

اللہ والی تے محمدؐ والی میرا غوث الاعظم والی
ٹھار بگئی دلگیری مینوں ہوئی بہت خوشحالی
کھیڈ دیاں کھیڈ دیاں سجن میرے دتی آن وکھالی
کہے غلام مرید میراں دا ایں سُنی پائی نہالی

ہی یار ملیا مینوں دا ہے سکے جی وچوں او ٹھ حجاب تمام گیا۔
سب فکر بیان تمام ہوئے ذوق شوق تے حال مقام گیا
اکھیں ٹھنڈیاں تے سینہ سرد ہو یا منڈھوں ہجر فراق دا نام گیا
ہن ہور نہ کجھ سما وندا ہے صاحب دیکھدیاں ہی غلام گیا

ماہنجہ

سجن مینوں سد کے آپے اپنے کول بہا یا
بُکل دے وچ لیکے مینوں پھر گھٹ کے سینے لایا

مکھ شہانہ سورج جیہا گھونگٹ کھول وکھایا
گیا غلام مونہہ ویکھدیاں جیوں سورج ڈھیا سایا

تمام شد

مناقب شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب دیکھو نور محمدؐ کا سب دیکھو نور محمدؐ کا

سب بیچ ظہور محمدؐ کا سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ نقطہ علم ازل کا ہے وہ ہر اول کا اول ہے

وہ ہر مجمل کا مجمل ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ منشا سب اسما کا ہے وہ مصدر سب اشیا کا ہے

وہ سِرّ ظہور و خفا کا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں اسم صفت موں ظاہر ہے کہیں اسم صفت موں ساتر ہے

کہیں بھتر ہے کہیں باہر ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ غیب سوں آ عیاں ہو یا وہ علم موں جا نہاں ہو یا

پھر عین موں آ اکوان ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ باطن ہو مستور ہو یا سنہ ظاہر ہو مشہور ہو یا
وہ ناظر ہو منظور ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں روح و مثال کہایا ہے کہیں جسم موں آسمایا ہے
کیا حسن جمال دیکھایا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں آدم ہو مشہود ہو یا منظور ہو یا مسجود ہو یا
کہیں ہوکر نوح نمود ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں ابراہیم خلیل ہو یا سب جگ کا آپ دلیل ہو یا
کہیں صادق اسماعیل ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں یوسف ہو محبوب ہو یا کہیں عاشق ہو یعقوب ہو یا
کہیں صابر ہو ایوب ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں موسےٰ ہو کے کلیم ہو یا سن راز قدیم علیم ہو یا
کہیں ہارون ہو ندیم ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں نور ہو یا کہیں طور ہو یا کہیں ارنی کو مخمور ہو یا

کہیں جلکر چکنا چور ہوا یہ سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں کلمہ حق کا روح اللہ کہیں ذبیح بھنگوڑے عبداللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں آپ حبیب رسول ہوا کہیں اسداللہ مقبول ہوا
کہیں حسن حسین بتول ہوا سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں اول ہے کہیں آخر ہے کہیں باطن ہے کہیں ظاہر ہے
کہیں سید عبدالقادر ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں سالک ہے مجذوب کہیں کہیں عاشق ہے محبوب کہیں
کہیں طالب ہے مطلوب کہیں سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں شمع کہیں پروانہ ہے کہیں دانا کہیں دیوانہ ہے
کہیں یار کہیں بیگانہ ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں زاہد مومن کہتے ہیں کہیں شیخ برہمن کہتے ہیں
کہیں میتا دشمن کہتے ہیں سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں درد کہیں در[illegible] کہیں وصل کہیں ہجران ہویا
کہیں جنت کہیں نیران ہویا سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ آپ ہی آپ عیاں ہویا سب کثرت کا ساماں ہویا
ہر شان موں وہ ہر شان ہویا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں غوث قتام کہایا ہے کہیں مولا نام دھرایا ہے
کہیں عبد و غلام کہایا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

جن راز حقیقت بوجہا ہے سب جان پچھان کے سوجہا ہے
وہ آپ ہی آپ نہ دوجہا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

تمام شد

اعلان مرغوب

بخدمت ارباب ناظرین التماس ہے کہ ارادتمندان طریقہ قادریہ عالیہ فاضلیہ کو اشتیاق طبع ہونے کتاب رمز العشق و بایدد انست و سہ حرفی ماہنچہ و مناقب شریف تصنیف جناب حضرت قدوۃ المحققین زبدۃ الواصلین عارف باللہ کامل واصل محقق متمکن اریکہ تمکین ہادی الی اللہ زبدہ اہل اللہ حضرت غلام قادر شاہ صاحب خلف و خلیفہ جناب نائب سید محی الدین حضرت ابوالفرح محمد فاضل الدین قادری قدس اللہ اسرارہما بٹالوی کا تھا۔ اس خاکسار نے کتاب ہائے مذکورہ کے طبع کرانے کے لئے جناب حضرت میاں سید نذر محی الدین صاحب سجادہ نشین دربار قادریہ عالیہ فاضلیہ رئیس بٹالہ شریف سے اجازت لے کر طبع کرائی ہیں۔ کوئی صاحب بلا اجازت حضرت موصوف قصد طبع نہ کریں۔ جس قدر نسخہ مطلوب ہوں خاکسار سے بقیمت طلب کریں +

المشتہر

محمد امین خاں برکی سکنہ بستی غنداں ضلع جالندھر

(پنجاب)

سی حرفی

تصنیف حضرت عارف ربانی شیخ عبد الرسول صاحب
قدس اللہ سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف آپ کوں خوب پچھان — تو ہیں صاحب توں سلطان
یہی معرفت یہی گیان — جیوں جانے تیوں آپاں جان
بے باتیں کجھ حاصل ناہیں — ناکر جھیڑے سمجھ گداہیں
کیوں توں دوڑیں ملیں لاہیں — دیکھ الکھ کوں کہہ کے ناہیں

تے تحقیق جس آپ کو کینا
سو پچھاتاں اور سر و بنا
ثے ثابت کر گیان بچاور
وفی انفسکم خوب شروارد
جیم جگت موں ہی جگ دیس
گور کر پاکی ناہیں ریس
حے حیاتی پاوے سو
چودہیں طبقیں پرگھٹ ہو
خے خودی جب سوجھی پاوے
ظاہر باطن آپ کہاوے
دال دلیل اور ہادی آپ
آپ ہی مالا آپ ہی جاپ
ذال ذکر کو ہت چت لا

بت آسی نے چینا
اپنے آپ کو آپ نے ہے بینا
برہوں اگن سیں دہتا جاور
کہہ ہر تسبیں کہاں نیارد
دہتا دانہ لنکا پیس
وہ جانے جو دیوے سیس
خودی گواوے خود ہی ہو
آپے آپ نا دوجا کو
خود ہی ہووے خودی بھلاوے
سب یتں جائیں آپ سماوے
آپے مائی آپے باپ
آپ ہی پن اور آپ ہی پاپ
سمرت سمرت آپ بھولا

سن ہوئے ...
زرب دی تون ...
جتنوں جاویں اُس دا در
زے ژ ہدا اپنے پرمان نہ کر
ایک ہی دیکھ اور ایک ہی کھڑ
سیّن سوہنا سندر ہیو
جیسا رجیو دہیں موں گہیو
شیّن شہد اور ماکھی ایک
راوی کہوں بسنتر ڈیک
صواد صدا کا توں منوالا
توں ہیں خیری توں ہیں لالا
ضواد ضود تم آپ بھلاؤ
جوگی ہو کے جگت کماؤ

باقی کیا بچہ آپ خو ...
پا ...
وَ کامن دا بت سو ہجھ مگر
غیرت اُس غیوروں ڈر
مکت لوریں تاں جیوت مر
ایسا وسے ہمارے جیو
سمجھ پیالہ بھر بھر پیو
وہی ایک سو بھیا انیک
جتنوں جالواں تیرے ٹیک
توں ہیں بین بجاون والا
توں ہیں پات اور توں ہی ڈالا
چھوڑ گو فاموں آسن لاؤ
تب جا اہد ناد بجاؤ

طوق جب آپ کو آپ پچھان
پایا ... دھروان
قدرتے ظاہر اور باطن پیارا
دیکھا جانان خوب پچارا
عین عنایت جب گور کینی
یس توں جی سچ کرن کینی
عین غور کرو تم گھر کے اندر
ساجن بسے تمہارے مندر
غین فقر کا پھندا تمہیں سے
انکھیاں کھول پیارے میرے
قاف قرب اور بعد کیا ہے
عشق اللہ تو ہی صدا ہے
کاف کنت جب مخفی بولا

ب ہیت اپنی نے جب مان
آپ کیان اور آپ ہی دھیان
بزرگن شرگن او انکارا
کس لیتا وہ اپنا یارا
اپنے تن کی سدھ بدھ دیتی
جب اوہ خودی خدا کی چھینی
کیوں تم جاؤ صورت مندر
یوں کہتے ہیں شاہ قلندر
جسنوں ڈھونڈیں گھر بیچ گھر
کہیں نری ہم کس کے ڈیرے
جسنوں ڈھونڈیں کہاں جدا ہے
پرگھٹ آ گھر کھولا پڑا ہے
نحن اقرب کا اندر کھولا

سمجھ بوجھ یہ رمز

نیم مروت کی گت مان

کیوں نا سمریں سے بھگوان

نوں نہ کوئی ثانی اُس دا

پھر ہم مٹا وسے مرشد جس دا

دا وحدت سر غوطہ کہا

تحت فوق سبھ تیر دا

ہے ہادی کی چرنی لاگ

تاں توں سنے انحم کا راگ

لاحم لاگ کی سن توں بات

میں دوئی کی سنگی کات

احسان کا

جس تدہ کیتا یہ سامان

بہنگا ہے جس دوجا دسدا

ہو جاوسے وہ سونا میشدا

ودہ ہوئے کے بجسر سما

توہیں موج توہیں دریا

سرت سنبھال اور غفلت تیاگ

پھر گنٹھ او گھڑیں تیرے بھاگ

کھل ہنا وحدت کی گھاٹ

جیسا کھل تیسا ٹاٹ

... جرا

... یا | | یمین الملک دامان ل...

تمام شد

~~۳۰۱۵~~

۲۰۱